سوال

(229) مردہ جانور کی خرید وفروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مردہ جانور کی خرید وفروخت جائز ہے؟ مردہ جانور کی کھال بیچی جا سکتی ہے کہ نہیں؟ علمائے دین سے سنا ہے کہ کھال کو رنگ دے کر بیچا جا سکتا ہے۔ اگر کسی آدمی کے پاس رنگ کرنے کا انتظام نہ ہو تو وہ کسی بیوپاری جس کے پاس رنگنے کا انتظام ہے کو بیچ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مردہ جانور کی خرید وفروخت ناجائز ہے صحیح بخاری میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں ہے:

«ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام» (صحیح البخاری کتاب البیوع باب المیتۃ والاصنام (۲۲۳٦) صحیح مسلم کتاب المساقاۃ باب تحریم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام (4048) (باب بیع المیتۃ والاصنام)

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شراب مردار خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔"

اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(ونقل ابن المنذر وغیرہ الاجماع علی تحریم بیع المیتۃ ویستثنی من ذلک السمک والجراد) (فتح الباری: 4/424)

یعنی "ابن منذر وغیرہ نے مردار کی بیع کی حرمت پر اجماع نقل کیا ہے البتہ اس حکم سے مچھلی اور مکڑی مستثنیٰ ہے۔" مردہ جانور کا چمڑا اور کھال وغیرہ دباغت کے بعد فروخت کرنی چاہیے دلائل کے اعتبار سے راجح اور محقق مسلک یہی ہے۔ جمہور اہل علم نے اسی کو اختیار کیا ہے اور اگر کسی کے پاس رنگنے کا انتظام نہ ہو تو وہ دوسرے سے عمل دباغت کے بعد فروخت کرے اور مزدوری اس کو ادا کرنی ہوگی۔

صاحب مراعاۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

(واما الدباغ فلا یجوز الانتفاع کالبیع وغیرہ وہو القول الراجح المعول علیہ ولم یقع فی روایۃ البخاري والنسائی ذکر الدباغ وہی محمولۃ علی الروایۃ المقیدۃ بالدباغ) (ج1 ص320)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص545

محدث فتویٰ